مولانا میاں بادشاہ گل جان
فرزند غلجی میاں صاحب

حضرت میاں صاحب غلجوؒ

بانی دارالعلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل پشاور

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی ایک اہم وصیت

ایسی شخصیات قدرے کم ہیں جن پر بہت کچھ لکھنا چاہیے تھا لیکن نہیں لکھا گیا۔ میاں صاحب (مرحوم) غلجی کنڈر خیل ان میں سرفہرست ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت العلامہ میاں محمد جان صاحب المعروف میاں صاحب غلجی کنڈر خیل کے نام سے کون واقف نہیں۔ صورت اور سیرت کے لحاظ سے اپنا ثانی نہ رکھنے والے جنہوں نے نہ صرف ضلع پشاور اور گردونواح بلکہ دور دراز دیار میں علم کی روشنیاں پھیلائیں کچھ لگ بھگ ۱۹۰۲ء میں ولادت پائی (صحیح سن ولادت میسر نہیں) حضرت میاں صاحب غلجی کنڈر خیل کے والدین اور خاندان نے بھی پارسائی میں شہرت حاصل کی تھی۔ معاملات دینوی اور امور دین میں حضرت میاں صاحب ایک پرہیز گار، متقی اور پارسا انسان گردانے جاتے تھے۔ انکی زندگی کے ہر پہلو میں سنت رسول کا جلوہ دکھائی دیتا تھا۔ وہ نہ صرف عالم بے مثل بلکہ عالم باعمل بھی تھے، اگر یوں کہا جائے کہ انکی سب سے بڑی کرامت ان کا اخلاق حمیدہ تھی تو بے جا نہ ہوگا۔ وہ ایک بشر دوست، ملنسار، مہمان نواز، باوجود مفلسی کے ایک سخی انسان تھے۔ وجاہت اور خوبصورتی میں پورے دیار میں لاجواب تھے اور پھر حسن اخلاق نے خوبصورتی میں مزید چار چاند لگا دیئے تھے۔

میاں صاحب کی زندگی سے متعلقہ کئی مافوق الفطرت واقعات، زبان زد خاص وعام ہیں جن میں سے ایک عطائے دستار رسول کافی شہرت کا حامل ہے۔ لیکن مصلحتاً اس کا ذکر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ میاں صاحب اپنی زندگی میں بھی ایسے امور کی تشہیر کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ حضرت میاں صاحب کی پسندیدہ شخصیات میں جناب شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ بانی دارالعلوم حقانیہ سرفہرست تھے۔ اگرچہ میاں صاحب مرحوم کی پوری زندگی احادیث نبوی کے درس میں گزری۔ مگر محبت کا یہ عالم تھا کہ اکثر دعائیں مانگتے دیکھا گیا کہ یا اللہ! میری عمر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کو دیجئے کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔

قارئین کرام! دیکھئے اور فکر کیجئے۔ اولیاء کرام کی ایک دوسرے سے محبت بھی دینی اساس پر ہوتی ہے۔ گویا حضرت میاں صاحب کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب بھائی اور جان سے زیادہ عزیز تھے۔ اگر کبھی شیخ الحدیث صاحب سے میاں صاحب کے بارے میں پوچھا گیا تو یہی جذبات ان کے بھی تھے۔ سبحان اللہ! کیا محبت اور پاک جذبات تھے جو

صرف انہی شخصیات کا خاصہ تھے۔ خانوادہ میاں صاحب اور موجودہ مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام جناب میاں بادشاہ گل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں جناب شیخ الحدیث (عبدالحق صاحب) کی اہلیہ کی فاتحہ خوانی کیلئے اکوڑہ گیا۔ دعا کے بعد جب رخصت کی اجازت طلب کی تو حضرت شیخ الحدیث مرحوم نے مجھ سے استفسار کیا کہ دیکھو تمہارے والد میاں صاحب میرے بھائی تھے اور یہ میرے فرزند سمیع الحق صاحب ہیں۔ میرے بعد اس جاری دینی کام کے یہ اہل ہیں۔ یہ اکیلے ہیں۔ میں نے تم کو ان کا بھائی بنا دیا ہے ان کی خبر گیری کرتے رہنا اور ان کو اکیلا مت چھوڑنا۔ میاں بادشاہ گل صاحب کہتے ہیں کہ وہ دن اور آج کا دن میں نے مولانا سمیع الحق صاحب سے زیادہ عزیز کسی کو نہیں رکھا۔ گویا اس خاندان کے ساتھ محبت ہم نے ورثہ میں پائی ہے۔

الغرض میاں صاحب کی پوری زندگی احکام دین کی پیروی سے عبارت ہے ایک دلکش اور جاذب نظر شخصیت کے مالک اور بڑے خوش گفتار انسان تھے۔ دینی علوم کا منبع تھے جس کے پانیوں سے امت کی کھیتیاں سیراب ہوتی رہیں۔

انکی پاک روح ۱۱ر مئی ۱۹۸۲ء بروز منگل صبح 9:15 بجے قفس عنصری سے پرواز کرگئی (اناللہ وانا الیہ راجعون)

آپ کی رحلت اس خطہ کے لئے ایک عظیم نقصان گردانا جاتا ہے۔ میاں صاحب مرحوم جیسی شخصیت کا پیدا ہونا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ پورا خطہ ان کی وفات پر نوحہ کناں تھا اور ان کی موت کو ناقابل تلافی نقصان سمجھا جاتا ہے۔

ع تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے...... ان کی تدفین کے وقت عمائدین علاقہ اور صوبہ بھر کے علماء دین کی موجودگی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے اپنے دست مبارک سے دستار جانشینی جناب میاں بادشاہ گل صاحب کو پہنائی۔ (ماشاءاللہ) لیکن حضرت میاں صاحب کی رحلت سے علاقہ جس روحانی سایہ سے محروم ہوا۔ اس کا میسر ہونا ناممکن ہے۔ موجودہ مہتمم کے لئے دعا کرتے ہیں کہ میاں صاحب کے صحیح جانشینی اللہ تعالیٰ ان کو نصیب فرمائے۔ امین۔

اسلام اور عصر حاضر

دوسرا شاندار ایڈیشن

از قلم: حضرت مولانا سمیع الحق

عصر حاضر کی تمدنی، معاشرتی، سائنسی، اخلاقی، آئینی اور تعلیمی مسائل میں اسلام کا موقف موجودہ دور کے علمی و دینی فتنوں اور فرق باطلہ کا بھرپور تعاقب، نئے دور کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کا جواب ایڈیٹر الحق کے بیباک قلم سے، مغربی تہذیب وتمدن اور عام اسلام پر اسکا اثرات کا تحلیل وتجزیہ الغرض بیسویں صدی کے کارزار حق و باطل میں اسلام کی بالادستی کی ایک ایمان افروز جھلک۔ یہ کتاب آپ کو ایمانی حمیت اور اسلامی غیرت سے سرشار کردیگی اور سینکڑوں مسائل پر اسلامی نقطہ نظر سے آپکی رہنمائی کریگی۔

موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان